حرف اوّل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیغام رساں؟

یہ نظریہ آج کل وبا کی صورت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے کہ ''دین میں حجت صرف قرآن ہے اور رسول کا کام بس ایک پیغام رساں کا ہے''۔ گویا رسول کا قول و فعل دینی حجت نہیں ہے اور احادیثِ نبویؐ پر کسی شرعی حکم کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ اس قول کے حاملین میں سے بعض نے قدرے ''رعایت'' سے کام لیتے ہوئے حدیث اور سنت متواترہ میں اس لحاظ سے فرق تسلیم کیا ہے کہ سنت متواترہ تو حجت ہے لیکن حدیث نہیں' اور اس طور سے یہ حضرات لگ بھگ دو درجن اقوال و افعالِ نبویؐ کو سنتِ متواترہ کی سند دے کر کسی نہ کسی طریقے سے سنت کے انکار کی تہمت سر سے اُتارتے نظر آتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسے افراد کو ہم نے بچشم سر دیکھا نہ ہوتا اور ان کی بے باکانہ گفتگو سنا نہ ہوتا تو شاید ہم کبھی اس بات کا یقین نہ کرتے۔ اس لیے کہ حضرت محمد ﷺ کو نبی اور رسول مان کر آپؐ کی تعلیمات' فرمودات اور آپؐ کے اسوہ کو حجت اور واجب الاتباع نہ ماننا ایک ایسی غیر معقول بات ہے کہ کسی سمجھدار آدمی سے اس کی توقع بھی کرنا بہت مشکل ہے۔

حجیتِ حدیث سے انکار کے عارضہ کے اصل اسباب کیا ہیں' اس پر تفصیلی تحریریں موجود ہیں' لیکن ہم یہاں صرف ایک بات کی طرف توجہ مبذول کروانا ضروری خیال کرتے ہیں۔ ہماری دانست میں ایسے افکار کے حامل لوگ اگر مقامِ نبوت کو سمجھنے اور سنت و حدیث کی دین میں اہمیت جاننے کے لیے اخلاصِ نیت کے ساتھ صرف قرآن ہی میں غور و فکر کریں تو یہ بات اُن پر عیاں ہو جائے گی کہ رسول اللہ ﷺ کی حیثیت صرف ایک پیغام رساں کی نہیں' بلکہ آپؐ کو اللہ نے' از روئے قرآن' مطاع' متبوع' امام' ہادی' قاضی' حکم اور حاکم بنا کر مبعوث کیا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ قرآن کے صریح بیانات تو آپ ﷺ کی متذکرہ بالا حیثیتوں کی تعین میں نصِ قطعی کا درجہ رکھتے ہوں لیکن آپ کا اسوہ' اوامر و نواہی اور اقوال و اعمال کو واجب التسلیم اور حجت نہ مانا جائے...... یاللعجب!